جماعت احمدیہ نے تقدیر الٰہی سے

بہر حال بڑھنا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/ جولائی ۱۹۸۵ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی:

قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٣﴾ (الشعراء: ۶۳)

اور پھر فرمایا:

وہ علماء یا علماء کہلانے والے لوگ، کیونکہ فی الحقیقت جن صفات کے یہ مبینہ علماء ہیں قرآنی اصطلاح کے مطابق ان پر علماء کا لفظ صادق نہیں آتا اس لئے میں نے جب کہا کہ وہ علماء تو معاً میرا خیال قرآن کریم کے اس مضمون کی طرف منتقل ہوا جس میں علم کی شرط تقویٰ رکھ دی گئی ہے اور علماء کی یہ ایک حیرت انگیز تعریف کی گئی ہے کہ: إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (الفاطر: ۲۹) کہ علماء تو وہ ہوتے ہیں جو خدا کے بندوں میں سے اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ گویا وہی ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں، علماء ہی ہیں جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ تو علم کی ایسی تعریف کبھی دنیا کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملی ہوگی کہ علم تقویٰ کا نام ہے، علم خدا کے خوف کا نام ہے۔

پس رسمی طور پر ہمیں علماء تو کہنا ہی پڑتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی اس امت کے علماء کو علماء ہی کہہ کر مخاطب فرمایا لیکن ایک شرط کے سے ساتھ۔ یہ فصاحت و بلاغت کا حضور اکرم ﷺ کا

کرشمہ ہے کہ عُلَمَائی نہیں فرمایا بلکہ عُلَمَاءُ هُم فرمادیا۔ ان کی نسبت مجھ سے نہیں ہوگی۔ ان میں دنیا کی باتیں ہوں گی دنیا کے عالم ہوں گی جہاں تک مذہبی دنیا کا تعلق ہے، جہاں تک مذہبی رسوم کا تعلق ہے، جہاں تک مذہبی اصطلاحوں کا تعلق ہے وہ علماء نہیں لیکن دنیا کے علم کے لحاظ سے عُلَمَاءُ هُم ان ہی جیسے ان میں سے ہی علماء ہوں گے۔ وہ بہرحال یہ اصطلاح کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ قرآن کریم علم کے ساتھ تقویٰ کو باندھتا ہے اور علم کی تعریف میں تقویٰ داخل فرما دیا گیا ہے اور اس مضمون کو اور بھی ہر جہت میں اسی طرح پھیلایا گیا ہے، تدبر اور تفکر کے ساتھ بھی تقویٰ کو باندھ دیا گیا ہے اور بہت سی ایسی اصطلاحیں ہیں قرآن کریم کی جو باقی دنیا کی اصطلاحوں سے مختلف ہیں۔

بہرحال یہ علمآءُ هُمْ جنہوں نے تکذیب کو اپنے رزق کا ذریعہ بنالیا ہے، قرآن کریم کے بیان کے مطابق کیا تم خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہو خدا کے انبیاء کی تکذیب کو اپنے رزق کا ذریعہ بناتے ہو اور یہ رزق کا ذریعہ جو ہے یہ بھی لامتناہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اسکی صفت رزاقیت ہر سمت میں جلوہ دکھاتی ہے اگر اس کے رزق کو ناپاک ذریعہ سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تب بھی وہ رزق ختم نہیں ہوتا اور پاکیزہ ذرائع سے تو وہ ختم ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک لامتناہی وجود ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو کہیں ختم نہیں ہوتا۔ منکرین انکار کا رزق کھاتے ہیں اور کھاتے چلے جاتے ہیں اور نئے نئے رستے ان پر کھلتے چلے جاتے ہیں اور کوئی ایک ایسی جگہ نہیں آتی کہ وہ کہیں کہ اب خدا کا رزق ہم پر بند ہو گیا ہے۔ تکذیب کی نئی راہیں نکال لیتے ہیں اور نئے رستے رزق کے کھل جاتے ہیں۔

چنانچہ آج کل بھی انہوں نے ایک نئی ایجاد کی ہے۔ وہ کہتے ہیں پاکستان میں تو ہم نے احمدیت کو تباہ کر دیا ہے، دم گھونٹ کے مار دیا ہے، اب یہ لوگ اپنی جان بچانے کے لئے باہر نکلے ہیں اور علماء اب ان کا تعاقب کریں گے۔ امام جماعت احمدیہ بھاگ کے ہاتھوں سے نکل گیا اور اب علماء کو دیکھو کہ وہ کسی طرح ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے جہاں جہاں پہنچے گا وہاں وہاں پہنچ کر احمدیت کو ہلاک کر دیں گے اور اس طرح یہ کہہ کہہ کر بعض مسلمان حکومتوں کے پاس پہنچے، ان سے پیسے بٹورے، بعض سادہ لوح عوام کے پاس جا کے اشتعال دلائے ان سے پیسے بٹورے اور جن کو لاہور سے کراچی

تک آنے کا سفر خرچ مہیا نہیں ہوا کرتا تھا، فکر کیا کرتے تھے کہاں سے لائیں گے تو دیکھیں تکذیب کے نام پر وہ اب لندن کے دورے کرنے لگے ہیں، نیویارک کے دورے کرنے لگے ہیں، کیا کیا دنیا کی نئی نئی جگہیں دیکھنے لگے ہیں لیکن وہی مولوی وہی ان کی عادات، وہی خصلتیں، وہی زبان، وہی لٹریچر کے عنوانات، وہی سفلہ حرکتیں، ایک ذرہ بھی فرق نہیں ہے۔ سرزمین بدل جاتی ہے لیکن عادات نہیں بدلتیں۔ جو لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ان کے عنوانات اس قسم کے ہیں کہ الہامی گرگٹ اور تمسخر کے عنوانات یہ ہیں کہ ”مرزا صاحب (نقل کفر کفر نباشد) اللہ کے نطفے سے پیدا ہوئے“ یہ ان علماء کی زبانیں ہیں، یہ ان کے معیار ہیں تقویٰ کے اور پھر رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی جو شکل وصورت ان کی ہیئت کذائی بالکل وہی ہے جو وہاں تھی اور بیوقوفی کر گئے ہیں یہ کہہ کر کہ ہم باہر نکل کر تعاقب کریں گے کیونکہ پہلے تو ان کا یہ حال تھا کہ بند قلعوں میں لڑتے تھے اور قرآن کریم نے ان کا نقشہ خوب کھینچا ہوا ہے کہ جب تک دیواروں کے پیچھے سے ہو کر نہ لڑیں ان میں جرات نہیں ہے باہر نکل کر لڑنے کی۔ دلائل ان کے پاس تھے نہیں نہ اب ہیں، اگر دلائل ہوتے تو تشدد کی باتیں کیوں کرتے۔ یہ ایک بنیادی، لازوال اصول ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں، کبھی یہ تبدیل نہیں ہوا ہمیشہ تشدد پر وہ لوگ اترا کرتے ہیں جن کے پاس دلیل نہیں رہتی یہ انفرادی طور پر بھی ایک حقیقت ہے اور اجتماعی طور پر بھی ایک حقیقت ہے کل بھی ایک حقیقت تھی اور آج بھی ہے اور کل بھی رہے گی۔ جب آپس میں جھگڑے چلتے ہیں بچوں کے اس وقت بھی یہی بات سامنے آتی ہے۔ جس کے پاس نہ دلیل ہو وہ مارنے پر آجاتا ہے، پہلے گالیاں نکلتی ہیں منہ سے اور پھر پتھر شروع ہو جاتے ہیں۔

انبیاء کی تاریخ بھی اسی قسم کے واقعات سے بھری ہوئی ہے شروع میں ذرا نرم بات کرتے ہیں۔ سمجھانے کی باتیں بھی کرتے ہیں، دلیل سے بھی بظاہر ان کا رستہ بدلنے کی کوشش کرتے ہیں پھر کچھ دیر کے بعد کہتے ہیں کہ میاں تم باز آنے والے نہیں تمہاری ایسی تیسی تمہیں ہم گالیاں دیں گے، بائیکاٹ کریں گے اور زندگی تم پر حرام کریں گے اور پھر جب سب کچھ باقی نہیں رہتا پھر قتل کے فتوے، پھر مرتد کی سزا قتل ان باتوں پر آجاتے ہیں۔ سارے انبیاء کی تاریخ میں دیکھ لیں کبھی انبیاء نے دین چھوڑنے والوں کے اوپر قتل کا فتویٰ نہیں لگایا اور بلا استثناء تمام انبیاء کے مخالف بالآخر مرتد کی

سزا قتل کا اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے ۔ قرآن کریم بھرا ہوا ہے ان کی تاریخ سے، کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا جس کے اوپر مخالفت کا انجام تشدد پر نہ ہوا ہو اور تشدد بھی پھر انتہائی قسم کا، جلا کر مارنا، مخالف سمتوں سے اعضاء کو کاٹ دینا، اذیتیں دے دے کر ہلاک کرنا، بیویوں کو خاوندوں سے الگ کر دینا خاوندوں کو بیویوں سے جدا کر دینا، ہر قسم کے مظالم کے جو رستے سوچے جا سکتے ہیں یا دشمن سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ دلیل کوئی نہیں ہوتی اور اس کے مقابل پر اہل حق کا یہی اعلان ہوتا ہے يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ (انفال:۴۳) کہ زندہ رہنا ہے تو دلیل سے زندہ رہ کر دکھاؤ کیونکہ تقدیر یہی ہے خدا تعالیٰ کی کہ وہی زندہ رہے گا کہ جو دلیل کے ساتھ زندہ ہے اور کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکتا ہو۔ پس ان کا تشدد کی باتیں، ان کا گالیوں پر اتر آنا، ان کا قانون کے سہارے ڈھونڈنا بجائے اس کے کہ ایسی فضا سازگار کریں کہ تبادلہ خیالات زیادہ کثرت سے ہو شریفانہ ماحول میں ہو، انسانی سطح پر ہو یہ ایسی فضا پیدا کرتے ہیں کہ کوئی تبادلہ خیالات سن ہی نہ سکے۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق بھی کسی زمانے میں یہ کہا کرتے تھے جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو تم اس وقت شور مچا دیا کرو، باتیں نہ سنا کرو کیونکہ جب باتیں سنو گے تو دل پر اثر پڑ جائے گا۔ وہ سارے حربے جو پہلے انبیاء کے زمانہ میں ان کی مخالفت میں دشمن استعمال کیا کرتا تھا، وہ تمام حربے پاکستان میں ان علماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کئے اور کر رہے ہیں اور یہ حربے کمزوری کے سوا کوئی قوم استعمال نہیں کیا کرتی، ہمیشہ وہی قومیں یہ حربے استعمال کرتی ہیں جن کے پاس دلیل کی طاقت نہ ہو اور تشدد کی طاقت ہو اور یہ ایک غیر مبدل اصول ہے اس کو کوئی تبدیل کر ہی نہیں سکتا۔ منطقی لحاظ سے بھی تبدیل نہیں کر سکتا، واقعاتی لحاظ سے بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ جس کے پاس دلیل کی طاقت ہے وہ تشدد استعمال نہیں کرے گا اور جس کے پاس دلیل کی طاقت نہیں ہے وہ کے اگر اس کے پاس طاقت ہو دوسری وہ تشدد استعمال کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو جب یہ کر بیٹھے ہیں تو ان کی کمزوری تو ظاہر ہو جانی چاہیئے، انکے اوپر۔ اب جو رسہ تڑوا کر باہر کی طرف بھاگے ہیں جہاں تشدد چل نہیں سکتا تو مار کھائیں گے، بڑی بیوقوفی ہے۔ ایک کمزور آدمی کا اپنا قلعہ توڑ کر خود باہر نکل آنا اور ایسے میدان میں پہنچ جانا جہاں اس کے لئے شکست ہی مقدر ہے صرف کیونکہ اگر دلیل پہلے ہوتی تو پھر ان کو ضرورت ہی کوئی نہیں تھی تشدد کی جب دلیل نہیں ہے تو بے دلیل باہر نکل کر ذلیل کیوں ہوتے ہیں پھر۔ بیوقوفی ہے ان

کی، ان کو پتہ نہیں لگا خود کہ ہم کیا حرکت کر بیٹھے ہیں۔ ویسے ہی ایک لطیفہ ہے جیسے ایک گدھے کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ایک زمیندار کے صحن کے باہر گدھا بندھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک بھیڑیا آ گیا۔ بھیڑیئے کے آنے پر مرغ بول پڑا دوسرے جو جانور تھے انہوں نے شور مچایا چنانچہ زمیندار لٹھ لے کر باہر نکل آیا اور زمیندار کو دیکھ کر آخر بھیڑیئے کو بھاگنا پڑا۔ گدھا بیچارا سمجھا کہ مجھ سے ڈر کر بھاگا ہے چنانچہ رسہ تڑوا کر اس کے پیچھے ہو گیا اس کا جو انجام ہونا تھا وہ ظاہر ہے۔

تو جب دلیل تمہارے پاس کوئی نہیں، طاقت کوئی نہیں ہے ایسی جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وہی زندہ رہے گا جو دلیل کے ساتھ زندہ رہے اور جس کے پاس نہیں ہوگی اس متعلق فرماتا ہے لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ (الانفال :۴۳) دوسری بات بھی سُن لو جو بغیر دلیل کے لڑنے نکلتے ہیں وہ لازماً ہلاک ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ ہلاکت سے دلیل بچایا کرتی ہے تو یہ جن کا نقشہ ہو نکلے ہیں تعاقب کرنے کے لئے اور جماعت احمدیہ کو تباہ کرنے کے لئے دیکھیں تو سہی کہاں تک پہنچتے ہیں یہ۔ جماعت احمدیہ کو جب دلائل کی جنگ لڑنے کی کھل میسر ہو جہاں وہاں تو قریب بھی نہیں پھٹک سکتے خدا تعالیٰ کے فضل کے سے، حیثیت ہی کوئی نہیں ان کی۔ ان کے پاس ہے ہی کچھ نہیں سوائے گالیوں کے اور گند کے۔ اور اپنے آپ کو کھول رہے ہیں ایسی دنیا میں جہاں کے مزاج ہی مختلف ہیں، آزادی ضمیر کی وجہ سے، تہذیب کی ترقی کی وجہ سے بعض قسم کی حرکتیں دیکھتے ہی وہ رد کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں جانوروں والی حرکتیں ہیں اور وہ پاکستانی جو باہر ہیں ان کی ایک بڑی بھاری اکثریت اب وہ نہیں ہے جس قسم کی وہاں سے نکلی تھی۔ ان کو بھی عادتیں پڑ چکی ہیں اس قسم کی وہ حیران ہوتے ہیں خود اپنے مولویوں کو دیکھ کر اور ایک بڑی بھاری تعداد ان علماء کی وجہ سے جماعت کی طرف متوجہ ہو گئی ہے۔ جب ان کے جلسے سنتے ہیں، ان کی تقریریں سنتے ہیں تو بھول چکے ہوتے ہیں کہ کس قسم کے لوگ ہم پیچھے چھوڑ کر آئے تھے، حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا زبان ہے، یہ کیا دلیلیں ہیں، اس طرح تم احمدیت کو شکست دو گے؟ اور بجائے اس کے کہ علماء کی باتیں سن کر جماعت سے متنفر ہوں ایک بڑا طبقہ ان کا جماعت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ جب سے انہوں نے یہ حرکتیں شروع کی ہیں باہر نکل کر جماعت کا مقابلہ، اس کثرت سے پاکستانی غیر احمدی احمدیت کی طرف متوجہ ہوئے ہیں کہ بعض تلاش

کر کے احمدیوں کے پاس پہنچتے ہیں کہ بھئی ہمیں تو لوگ یہ بتا رہے ہیں تمہارے متعلق بتاؤ کیا بات ہے کیا قصہ ہے؟ ہر سطح پر جہاں داعی الی اللہ بننے میں لوگوں نے سستی کی تھی وہاں ان مولویوں کی کوششوں کے نتیجہ میں جن کو تبلیغ کرنی ہے وہ خود پہنچ رہے ہیں احمدیوں کے پاس ان کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر داعی الی اللہ بنا رہے ہیں۔ چنانچہ مجھے روزمرہ ایسی اطلاعیں ملتی ہیں۔ ہم سفر کر رہے تھے پتہ لگا کہ ہم احمدی ہیں ہمیں پکڑ لیا کہ بتاؤ ہمیں کچھ کیا مذہب ہے، کیا بات ہے، کیا اختلاف ہے۔ ہمارے گھر پر آئے ہم سے پوچھا، مجلس میں ملے ہم سے پوچھا۔ تو جو تبلیغ نہیں کرتے تھے ان سے تبلیغ کروائی جارہی ہے اب اور اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں ایک نیا حوصلہ پیدا ہو رہا ہے، نیا ولولہ پیدا ہو رہا ہے، علم کا ایک نیا شوق پیدا ہو رہا ہے اور پھر جب وہ ہمیں لکھتے ہیں کہ یہ یہ اعتراض ہیں تو لٹریچر کی ایک طلب پیدا ہو جاتی ہے اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ فلاں فلاں جگہ خلا ہیں اس قسم کا لٹریچر تیار ہونا چاہئے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لٹریچر کی تیاری کی طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہوگئی ہے اور ہر زبان کا یہی حال ہے کثرت کے ساتھ ترکی زبان کے جاننے والے یوگوسلاوین جاننے والے، اٹالین جاننے والے، جرمن جاننے والے، ہر زبان کے بولنے والے یہ بھنک سُن چکے ہیں کہ کوئی واقعہ گزر رہا ہے۔ کچھ احمدیت کے اوپر جو مظالم ہوئے ہیں پاکستان میں کچھ اس کے نتیجہ میں کچھ علماء کے شور کے نتیجہ میں، کچھ حکومت پاکستان نے جو لٹریچر تقسیم کروایا اس کے نتیجہ میں اور یہ بھی لوگ بڑے تعجب سے مجھے لکھ رہے ہیں کہ ہم Embassies میں مختلف سفارت خانوں میں، مختلف بڑے بڑے افسروں کو جب ملنے جاتے ہیں تو ان کو سب پہلے سے ہی پتہ ہوتا ہے۔ اس کثرت سے جماعت کا پروپیگنڈا ہوا ہے دُنیا میں کہ آپ ارب ہا ارب روپیہ بھی خرچ کرتے تو کبھی اتنے عظیم الشان، اتنے وسیع پروپیگنڈا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔

عربوں کو جو توجہ پیدا ہوئی ہے وہ حیرت انگیز ہے اور مختلف طبقات کو جو پہلے بالکل خالی تھے ہماری تبلیغ سے، بعض قومیں ہیں جو خالی تھیں ان طبقات کو، ان قوموں کو توجہ پیدا ہوگئی ہے خدا کے فضل سے اور ایک عجیب Excitement کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے احمدیوں میں۔ اب تو کہتے ہیں کہ اب جلدی ہو جو کچھ بھی ہونا ہے۔ ہمارا علم بڑھے، ہمیں کتابیں زیادہ ملیں، نئے نئے ذرائع ہاتھ آئیں

اور Excitement کی حالت میں ذہن پھر تدبیریں بھی بڑی سوچتا ہے۔

چنانچہ عام طور پر جو لوگ خاموش طبیعت کے تھے ان کے ذہن میں کوئی ترکیب آیا ہی نہیں کرتی تھی اب خط آتے ہیں۔ایسی ایسی باتیں اللہ تعالیٰ ان کو سجھاتا ہے کہ پڑھتے ہوئے مزہ آجاتا ہے۔ ہر آدمی دنیا کے کونے میں بیٹھا ہوا ایک تدبیر کر رہا ہے اور وہ سوچ رہا ہے کہ کس طرح ان کو شکست دی جائے اور کس طرح ان سے اس ظلم کا نیکی کے ذریعہ سے انتقام لیا جائے، کس طرح ان کو ہر میدان میں مایوس اور نامراد کر دیا جائے۔ساری دنیا کا جو احمدی ذہن ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے ہی چمکا ہوا ہے اور صیقل ہے اس کی ترکیبیں یہاں اکٹھی ہوتی جارہی ہیں اور اس کا نام خلافت ہے۔ **تمام جماعت کا اجتماعی فکر، تمام جماعت کا اجتماعی دل، تمام جماعت کی اجتماعی قوت، تمام جماعت کے اجتماعی احساسات اور ولولے جب یہ ایک دماغ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں جب ایک دل میں دھڑکنے لگتے ہیں جب ایک خون کی رگوں میں دوڑنے لگتے ہیں تو اس کا نام خلافت ہے۔** یہ چیز بنائے سے نہیں بن سکتی۔کوئی مصنوعی ذریعہ خلافت پیدا ہی نہیں کر سکتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی دین ہے، اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو نبوت کے ذریعہ خلافت کو جاری کرتی ہے اور پھر ایک وجود بنا دیتی ہے لاکھوں کو جو کروڑوں بھی ہو جائیں تو ایک وجود رہتے ہیں اور ان کی ساری استعدادیں پھر اکٹھی ہو کر مجتمع ہوتی ہیں ایک مرکز پر اور پھر مزید صیقل ہو کر، دعاؤں کے ساتھ چمک کر پھر وہ انتشار اختیار کرتی ہیں پھیلتی ہیں۔ایسی جماعت کو یہ لوگ ہرانے کے لئے نکلے ہیں جب اپنے محفوظ قلعوں میں بھی لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔قوانین کی دیواریں کھڑی کرلیں اپنے اردگرد اور اس کے باوجود روتے رہے اور آج تک رو رہے ہیں کہ پھر بھی ہم احمدیت کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہے۔ ہماری دیواروں میں دراڑیں ڈال دی ہیں ان لوگوں نے، آج بھی تبلیغ جاری ہے اسی طرح آج بھی Defy کر رہے ہیں ایک آمر کے احکام کو کہ آج بھی یہ اپنے اسلام پر برملا عمل کر رہے ہیں، یہ اعلان بھی ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔

تو جن کے قلعہ بندوں کا یہ حال تھا ان کو سوجھی کیا کہ وہ دیواریں توڑ کر خود نکل آئے ہیں۔ان کے تو مقدر میں مار اور پھر مار اور پھر مار ہے لیکن جماعت احمدیہ کی مار تو وہ مار نہیں ہے جیسی تم سمجھتے ہو کہ مار ہوا کرتی ہے۔ ہماری مار تو یہ ہوگی کہ جتنا تم احمدیوں کو کم کرنے کی کوشش کرو گے

تمہارے جگر گوشوں میں سے ہم احمدی پیدا کر کے دکھائیں گے۔ تمہارے دل کے ٹکڑے تمہاری چھاتیوں سے نکل نکل کر ہماری چھاتیوں میں جگہ ڈھونڈیں گے۔ اس طرح احمدیت خدا کے فضل سے پھیلے گی، یہ ہے احمدیت کا انتقام۔ تمہاری کیا مجال ہے کہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ کر سکو اور ہر طرح سے تمہاری ہر کوشش ایک بالکل برعکس نتیجہ پیدا کرتی چلی جارہی ہے۔

خلافت سے جماعت احمدیہ کو پہلے بھی محبت تھی، پہلے بھی اطاعت کے رنگ میں رنگیں تھی لیکن جتنا تم دکھ دینے میں بڑھ رہے ہوا تنا ان کی محبت ایک نئے انقلابی دور میں داخل ہوتی چلی جارہی ہے۔ پہلے بھی خلفاء تحریک کیا کرتے تھے جماعت ہمیشہ ان تحریکات پر لبیک کہتی تھی، قربانیاں دیتی تھی، کبھی بھی تحریکات کو ناکام نہیں ہونے دیا لیکن اب تو بالکل اور ہی منظر مجھے نظر آرہا ہے۔ اب تو یوں لگتا ہے جیسے منہ سے بات نکلی تو کہتے ہیں کہ مٹی نہیں لگنے دینی اس کو، سرآنکھوں پر اٹھاتے ہیں، دل میں بٹھاتے ہیں اور میری بہت وسیع، بلند توقعات ہیں آپ سے لیکن ہر دفعہ میری توقعات سے بڑھ کر آپ محبت اور اطاعت کا سلوک کرتے ہیں۔ یہ برکتیں کون پیدا کر سکتا تھا جماعت میں۔ محض اللہ کا فضل ہے اور یہ تمہاری کوششوں کو ناکام دکھانا ہے خدا تعالیٰ نے، ان کو تمہارے دلوں کی حسرات بنانا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ یہ پاک تبدیلیاں پیدا کرتا چلا جاتا ہے اس لیے نکلو، شوق سے نکلو، تمام دنیا میں نکلو، **جہاں جہاں تم جاؤ گے خدا کی قسم! وہاں وہاں احمدیت کا پودا پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ بڑھنے اور پھولنے لگے گا اور پھلنے لگے گا ایک کے ہزار ہوتے چلے جائیں گے** ہماری یہ تقدیر تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں بتا چکے ہیں وہ مقبول دعاؤں کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے

ع اک سے ہزار ہوویں بابرگ وبار ہوویں

حق پر نثار ہوویں مولا کے یار ہوویں

(درثمین صفحہ:۳۸)

یہ ہے ہماری جماعت کی تقدیر۔ اگر زور لگتا ہے تو بدل کر دکھا دو۔ کبھی تم اس کو بدل نہیں سکو گے۔ یہ تحریک جو ابھی پیچھے کی تھی گزشتہ سے پیوستہ جمعہ میں پریس کے لئے، میں نے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مجھے بڑی بلند توقعات ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سے اور یہ مشاہدہ کی بات ہے کوئی محض نظریاتی بات نہیں ہے۔ جتنا مشاہدہ مجھے ہے تفصیل کے ساتھ احمدیوں کے دلوں میں

جھانکنے کا، ساری دنیا میں ایک بھی انسان ایسا نہیں ہے جو یہ دعویٰ کر سکتا ہو کہ اس طرح لاکھوں آدمیوں کے ساتھ میرا ذاتی تعلق ہے اور میں ان کے دل کی کیفیات جانتا ہوں۔ کوئی نظام ہی نہیں ہے اس جیسا کہیں اور تو پتہ کس طرح کسی کو لگے، ان کے رسمی تعلقات، ان کے رسمی آپس کے واسطے، خط و کتابت بھی ہو تو سیکرٹریوں کے ذریعے، لاکھوں خطوں میں سے شاید دس کا پتہ چلے کسی کو کہ کیا آیا تھا اور کیا لکھا تھا۔ سب ڈھکوسلے ہیں بناوٹیں ہیں، ایک نظام خلافت ہے جو خدا کے فضل سے، جو زندہ اور فعال تعلق رکھتا ہے جماعت احمدیہ سے اور جماعت احمدیہ ہے جو زندہ اور فعال تعلق رکھتی ہے اپنے نظام خلافت، سے اپنے دل کے سب حال بیان کرتے ہیں جس طرح باپ سے بیٹا بیان کرتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ بے تکلفی کے ساتھ، جس طرح ماں سے بیٹی کھل جاتی ہے اس سے بھی زیادہ بے تکلفی اور اعتماد کے ساتھ اپنے سارے دل کی باتیں کھولتے ہیں۔ اُن پر مشورے لیتے ہیں، حالات بیان کرتے ہیں، دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں نظام خلافت تو ایک عجیب چیز ہے کوئی باہر کی دنیا والا تصور کر ہی نہیں سکتا جتنا چاہے زور لگالے اس کا تصور نظام خلافت کے قدموں تک بھی نہیں پہنچ سکتا ہے۔ احمدی ہیں جن میں نظام خلافت وارادت کے طور پر رائج ہے ایک جاری سلسلہ ہے زندگی کا، اس لیے آپ جانتے ہیں یہ زبان یا میں جانتا ہوں اور وہ خدا جانتا ہے جس نے یہ عطائیں کی ہیں ہم پر، بے شمار احسانات فرمائے ہیں۔ ہمارے غیر کو اس کی خبر نہیں ہوسکتی۔

پس جب میں نے تحریک کی تو ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی تحریک کی پریس کے لئے اور وہ بھی ضرورت دراصل احمدیت کی فتح کا ایک نشان تھا ان کی کوششیں، انکی جدوجہد مخالفانہ جس قدر بھی یہ زور مار سکتے تھے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کثرت کے ساتھ لٹریچر کی طلب پیدا ہوئی کہ اب ہمارے لئے کہ ممکن نہیں تھا کہ عام جو رسمی ذرائع ہیں انکے ذریعہ ہم اس ضرورت کو پورا کر سکیں، ہر روز نئے خیالات دل میں اُٹھتے ہیں۔ ہر روز نئے نئے مضامین اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے ساری جماعت کے اجتماعی دماغ کو اور اس کے نتیجہ میں جس طرح ہمیں پہنچنا چاہئے، لوگوں تک اس کیلئے لازمی تھا کہ ہم اپنا ایک جدید پریس اگر پریس نہیں تو جدید کمپیوٹر سے خط و کتابت کا نظام اپنا اختیار کرلیں کیونکہ زیادہ دیر اسی میں لگا کرتی ہے۔ میں نے یہ سوچ کر کہ پہلے یورپین تحریک ہے اور بہت غیر معمولی جماعت نے قربانی کی ہے ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی تحریک کی تھی اور یہ تو یقین تھا کہ ڈیڑھ لاکھ پونڈ پورا ہو جائے گا

لیکن یہ خیال نہیں تھا کہ اس تیزی سے جماعت اس طرح فدائیت کے ساتھ پیش کرے گی کہ ابھی دو تین ملکوں کا بھی پورا چندہ نہیں ملا یعنی وعدے نہیں ملے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ سات ہزار پونڈ کے وعدے ہو چکے ہیں صرف لندن کے امیر صاحب نے لندن کی جماعت کی طرف سے پچاس ہزار پونڈ کا وعدہ کیا اور اس میں سے تفصیلی انفرادی وعدے اب تک چونتیس ہزار پاؤنڈ کے مل چکے ہیں اور ابھی لندن کی بھاری اکثریت حصہ لینے والی باقی ہے اور انگلستان کی جماعتوں کو چونکہ خطبہ دیر سے پہنچا ابھی وہاں سے پوری Response نہیں ہوئی اور ان کے غالباً چودہ ہزار پونڈ کے صرف ابھی تک آئے ہیں وعدے اور صرف انگلستان کے ہی گویا کہ چونسٹھ ہزار پونڈ کے وعدے ہو چکے ہیں اور باقی جیسا کے میں نے بیان کیا ہے ابھی آنے والے ہیں۔ امریکہ پڑا ہوا ہے، کینیڈا پڑا ہوا ہے، پاکستان پڑا ہوا ہے، بہت سے Gulf (خلیج) کے علاقے خالی پڑے ہوئے ہیں ابھی تک، آسٹریلیا ہے انڈونیشیا ہے تمام افریقن ممالک ہیں۔ تو ابھی تو جماعت کا ایک بہت ہی معمولی جزو ہے جس نے حصہ لیا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک لاکھ پونڈ سے اوپر وعدے ہو چکے ہیں اور وصولی بھی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ اس لئے اس میں تو کوئی وہم کا سوال ہی نہیں کہ ڈیڑھ لاکھ پورا ہوگا یا نہیں ہوگا مجھے توقع ہے کہ انشاء اللہ ڈیڑھ لاکھ بھی پورا ہوگا اور آگے جو یہ فکر تھی کہ اس کے Running Expenses ماہانہ اخراجات کیسے چلیں گے وہ بھی انشاء اللہ مزید تحریک کی ضرورت نہیں پڑے گی اسی تحریک سے ہی اللہ تعالیٰ انکا بھی انتظام فرما دے گا۔

یہ ساری برکتیں ہیں اسی مخالفت کی یعنی ویسے تو اللہ کے فضل کی برکتیں ہیں مگر مخالفت نے بھی ایک حصہ لیا ہے اس میں کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کے نام پر آپ کو دکھ دے کر رزق کما رہے ہوں اور ہمارا رزق ساتھ نہ بڑھ رہا ہو اس لئے ہمارا رزق تو بڑھنا ہی بڑھنا ہے۔ جب یہ اپنا ناپاک رزق بڑھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارا پاک رزق بڑی شدت کے ساتھ بڑھانے لگتا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ رزق کی دوڑ میں اللہ تعالیٰ جماعت کے طیب رزق کو ان کے غیر طیب رزق سے پیچھے رہنے دے، اس رزق نے آگے آگے بڑھنا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔

اب ایک حصہ رہتا ہے اس سلسلہ میں جس کی میں تحریک کرنی چاہتا ہوں اور وہ ہے اچھی قسم کے Typist (ٹائپسٹ) کا وقف کرنا۔ یہ جو Computerise پریس نہیں کہنا چاہئے، یہ جو لکھنے

کا نظام ہم خرید رہے ہیں ٹائپنگ کا، اس میں دنیا کی تقریباً تمام زبانیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ Cover ہو جائیں گی اور جاپانی بھی ،انڈونیشین بھی ، Finnish ،رشین بھی اٹالین ،اردو، ہندی، گورمکھی ہر چیز اس میں Cover ہوسکتی ہے۔

نہایت اعلیٰ ٹائپ ہے اور Computerise ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی اس میں سہولت سیٹنگ (Setting) کی ،غلطیاں نکالنے کی ہر چیز موجود ہے اور معمولی سی رقم مزید خرچ کرنے پر ایک پوری نئی زبان کے لیے جو مشینری کی ضرورت ہے وہ ساتھ Attach ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس میں ہمیں اب اچھے کارکنوں کی ضرورت پیش آئے گی۔ اُن سے ہم نے جو جائزہ لیا ہے ماہرین سے وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کے ٹائپ میں یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ انسان زبان جانتا ہو، ہم سے یہ فن سیکھ لے اور ہم خود سکھا دیں گے اُسکو۔ کسی زبان کا ٹائپسٹ ہو صرف وہ Letters سے جو حروف لکھے ہوتے ہیں ان سے شناسائی کر لے ہے اور اس کو زبان کے معنی آنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے یعنی یہاں بیٹھے ہم جو آدمی ٹرینڈ (Trained) کرلیں گے وہ Finnish زبان میں اس کو دیں کتابیں وہ تب بھی وہ ٹائپ کرلیں گے، رشین زبان میں دیں تب بھی ٹائپ کرلیں گے اور کم و بیش اسی رفتار کے اوپر نکال سکتے ہیں حروف کی شناسائی بس اتنی کافی ہے۔

تو اس کے لئے بہر حال جماعت احمدیہ کے اندر یہ ہمیشہ دونوں پہلو متوازن رہے ہیں۔ اَنۡفُسۡ یعنی نفوس کی قربانی اور اموال کی قربانی اور یہ ایسی جماعت ہے جس میں یہ توازن بھی اس کے ایک امتیاز کی علامت ہے یعنی کبھی آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کی تحریک کی گئی ہو اور وہی کافی سمجھی گئی ہو۔ جان کی قربانی، وقت کی قربانی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ تمام اقدار کی قربانی ساتھ چلتی ہے اور یہی متوازن شکل ہے روحانی جماعتوں کی جو قرآن کریم پیش کرتا ہے اگر یہ چیزیں ساتھ نہ ہوں تو پھر تو Mercenaries قسم کے لوگ بن جائیں گے یعنی پیسے کے ذریعہ کام چلانے والے یا پیسے کے ذریعہ اپنی خدمات پیش کرنے والے اور اس کے نتیجہ میں یہ چونکہ روح ہے جماعت کی کہ وقف ساتھ چل رہا ہے، وقت کا وقف خواہ وہ جزوی ہو خواہ وہ ساری عمر کا ہو اس کے نتیجہ میں ایک مخفی دولت ہے جماعت کی جو اعداد و شمار میں ظاہر کی ہی نہیں جاسکتی کروڑوں روپیہ کا اگر چندہ ہے تو کروڑ ہا کروڑ روپیہ کا وقت ہے جماعت احمدیہ کا اور ان کی صلاحیتیں ہیں جو دنیا

کے معاوضے کے بغیر استعمال ہو رہی ہیں۔ اگر ان ساری صلاحیتوں کو آپ خرید یں تو کم سے کم تین گنا زیادہ روپے کی ضرورت ہے اور یہ جو میرا اندازہ ہے یہ محفوظ اندازہ ہے۔

پس جماعت احمدیہ تو نیکیوں کا ایک Iceberg جس کا 1/3 ظاہر ہو رہا ہوتا ہے اور 2/3 سمندر میں چھپا ہوا ہوتا ہے، دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ بس اتنی سی چوٹی ہے حالانکہ قانون قدرت نے اس کے 2/3 حصہ کو چھپایا ہوا ہوتا ہے نظر سے تو بعض لوگ بدیوں کے Iceberg ہوتے ہیں وہ جتنا ظاہر کرتے ہیں اس سے زیادہ بدیاں دل میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے مَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ (آل عمران: ۱۱۹) ایسے لوگوں کے دلوں نے جو بدیاں چھپائی ہوئی ہیں وہ ان سے زیادہ ہوتی ہیں جو منہ سے بول رہے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ نیکیوں کے Iceberg ہوتے ہیں۔ وہ خدا کی راہ میں جتنا پیش کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ ہے جو مخفی طور پر دے رہے ہوتے ہیں اور دنیا کو پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ کیا واقعہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ میں ہر خدمت میں یہ حصہ ایک نمایاں حصہ ہے جو دراصل برکتوں کا ضامن ہے اور علاوہ اس وقف کے ساری جماعت مسلسل اپنے وقت کو خرچ کر رہی ہے خدا تعالیٰ کی خاطر اور ان اَن گنت قطرات کی ہر لمحہ ہونیوالی یا ہر روز ہونے قربانیوں کو اگر آپ شمار کر لیں اور Convert کر لیں پیسوں میں تو جماعت ایک بہت ہی عظیم الشان دنیا کی طاقت کے طور پر ابھر سکتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ لوگ رعب کھاتے ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ بڑا پیسہ ہے جماعت کے پاس اور احمدی بے چارے سادگی میں کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو بڑی غریب جماعت ہیں ہمارے پاس کہاں سے پیسہ۔ بھئی تم کہاں سے غریب جماعت ہو گئے، تمہاری ساری مجموعی طاقت جو ہے وہ ایک عظیم طاقتور جماعت کی طاقت ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تمہارا ضامن ہے، خدا کی رحمت اور حفاظت کا سایہ تمہارے سروں پر ہے، تم سے زیادہ امیر جماعت دنیا میں ہو ہی کوئی نہیں سکتی اس لئے کہا کرو کہ ہاں ہم ہیں لیکن اس سے زیادہ ہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو۔

ہمارے پیچھے تمام دنیا کے خزانوں کے مالک کی طاقتیں بھی شامل ہیں، دنیا کی سب سے قوی ہستی بلکہ کائنات کی سب سے قوی ہستی، وہ جو قوتوں کا سرچشمہ ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا ہے وہ ہماری پشت پناہی کر رہی ہے، اس لئے نہ ہم غریب جماعت ہیں نہ کمزور جماعت ہیں اللہ

تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم نے لازماً آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے کوئی دشمن نہیں پیدا ہوا اور نہ ہوگا آپ کے دیکھنے میں، نہ آپ کی اولادیں ایسا دشمن دیکھیں گی جو آپ پر غالب آسکے یا آپ کی اولادوں پر غالب آسکے۔ **میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت تک یہی ہے تقدیر خدا کی جو جاری ہو چکی ہے اور جاری رہے گی آپ نے بہر حال بڑھنا ہے ہر حالت میں بڑھنا ہے**، دکھوں میں بھی بڑھنا ہے، سکھوں میں بھی بڑھنا ہے، اندھیروں میں بھی بڑھنا ہے، روشنیوں میں بھی بڑھنا ہے، تکلیف میں بھی بڑھنا ہے، راحت و آرام بھی بڑھنا ہے۔ بڑھنا آپ کا مقدر ہے اور یہ وہ مقدر ہے جسے دشمن اب تبدیل نہیں کرسکتا۔

پس وقف کی یہ چھوٹی سی تحریک بھی میں کرتا ہوں کہ اگر ایسے دوست ہوں جو ٹائپ کا کام جانتے ہوں اور بے شک ریٹائر ہو چکے ہوں ان کے اندر خدا تعالیٰ نے صلاحیت بخشی ہو محنت کی تو ایسے دوست وقف کریں اور ان کو پھر ہم ٹریننگ دیں گے خود اور میرے ذہن میں یہ نقشہ ہے جس قسم کا کام جماعت کا پھیل رہا ہے لٹریچر میں کہ ہمیں آٹھ گھنٹے کی شفٹ کی بجائے بہت جلد چوبیس گھنٹے کام لینا پڑے گا اس مشین سے۔ تو کم از کم ہمیں تین شفٹیں چاہئیں ایک ٹائپسٹ آئے جگہ چھوڑے تو دوسرا اس کی جگہ آجائے، پھر اس کی جگہ تیسرا آجائے اور اس طرح تین یا چار یا جتنی دیر بھی ہم معلوم کرلیں گے زیادہ Efficiency کے ساتھ کوئی شخص ٹائپ کرسکتا ہے اتنے آدمی ہم رکھیں، ضروری نہیں کہ آٹھ گھنٹے کی ہی شفٹ ہو۔ اگر تین گھنٹے میں بھر پور کام ملتا ہے تو تین تین گھنٹے کے بعد بدلنا پڑے گا۔ تو ہمیں ایک ٹیم چاہئے اور ایک کمپیوٹر کا ماہر بھی چاہئے جو Over all نگرانی کرے اس کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر دیکھیں آپ کس طرح ساری دنیا میں لٹریچر پھیلتا ہے۔ اب آپ تیاری کریں اپنی دعوت الی اللہ میں بھر پور حصہ لینے کی۔ پہلے جو یہ شکوے ہوا کرتے تھے کہ جی ہماری پاس ہے کچھ نہیں دینے کے لیے تو دینے کے لئے بہت کچھ خدا نے تیار کروا دیا ہے اور ہو رہا ہے۔ پس اب تبلیغ شروع کر دیں جس قوم کا آدمی آپ کو ملے گا انشاء اللہ اس قوم کا لٹریچر آپ کو مہیا کر دیا جائے گا۔ جس قوم کی زبان جاننے والا آدمی آپ کو ملے گا اس قوم کی کیسٹ بھی مہیا کر دی جائے گی، اس قوم کی وڈیو بھی مہیا کر دی جائے گی اور خدا کے فضل سے ان چیزوں کا حالانکہ ابھی آغاز ہے ابھی سے بہت ہی اچھا پھل ہمیں ملنا شروع ہو گیا ہے اور بیعتوں میں ساری دنیا میں بہت نمایاں اضافہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔